

آیت ۹۵ onwards

عَامِ زمہ داروں سے بوجینے کے بعد جب حضرت موسیٰ کو لعین ہوئیا
کہ یہ سب کچھ ساری کالیا دھرا ہے تو اسی طرف متوبہ ہوئے۔
اور آیت ۹۷ سے ہمیں لیا پڑتا ہے کہ آئنے اسکن لئے بدعا ف اور انکا
حشر بیت برا صوا یہاں تک کہ اسکی کمی کے مچھنے سے بھی تعلیف ہوتی تھی۔

آیت ۹۸ میں حضرت موسیٰ کا واقعہ ختم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
یہاں فرماتے ہیں کہ سعبود تو ایک اللہ ہے آئیہ سعادت کو دوسرا نہیں۔

آیت ۹۹ سے سلسلہ بیان بھر مندرجہ ذیل کی طرف ہو رہا ہے۔
اول تعلیٰ کا بھلے واقعہ ستائے کا مقصد کیا ہوتا ہے؟
کہ یہی کچھ طالبات کہ میں ہونے والے ہیں اور آئندہ دور
میں ہم ہو سکتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پیغام سے امراض فرستے
ہیں انکا قیامت کے دن یہاں انجام ہوئے؟

جواب: وہ اپنا بوجو اور دوسریوں کا بھی جو اکنے زیر اثر گرا ہوئے امراض
ہوتے قیامت میں پیش ہوئے۔

آیت ۱۰۳ اور ۱۰۴: جب انسان سعمر امتحاتا ہے تو وہ یہی حانتا کہ لتنی
دیرسو یا رہا اسی طرح قیامت کے دن دوبارہ یہی امتحان پر محسوس ہو گا۔